السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استاذ محترم !ایک اہم بات یاد آئی وہ یہ ہے کہ میاں مسعود احمد صاحب نے اپنی کتاب صلوٰۃ المسلمین ص ۲۸۸ پر لکھا ہے ''مسافر کے لیے قرآن وحدیث میں ایسی کوئی مدت مقرر نہیں کہ اس مدت سے زیادہ کہیں ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو قصر نہ کرے ۔ صلوٰۃ المسلمین

عرض یہ ہے کہ آپ جناب کی تحقیق اس مسئلہ میں کیا ہے ؟ میں آپ کی توجہ سید ابن عباس رضی اللہ عنہما کے فتویٰ کی طرف بھی دلانا چاہتا ہوں جو صحیح بخاری میں موجود ہے نماز قصر کے بارہ میں ۔ بخاری ۔ تقصیر الصلاۃ ۔ باب ماجاء فی التقصیر وکم یقیم حتی یقصر ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ بات درست ہے کہ قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ کی قولی حدیث سے مسافر کے لیے مدت قصر مقرر نہیں کہ اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو وہ قصر نہ کرے البتہ آپ کے عمل سے پتہ چلتا ہے کہ آپ حالت سفر میں تین چار دن کے قیام کے ارادہ کی صورت میں قصر کرتے تھے اس سے زیادہ دن کے قیام کے ارادہ کے ساتھ آپ ﷺ سے قصر کرنا مجھے معلوم نہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص234

محدث فتویٰ